سوال

(160) بیمہ معین وقت سے پہلے تلف ہو جائے تو؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معاملہ کی یہ شرط کہ اگر بیمہ شخص یا شئے وقت معین سے پہلے تلف ہو جائے تو اتنی رقم ملے گی اور اس کے بعد تلف ہوئی تو اتنی جبکہ ہونے کی وقت کا تعین غیر ممکن ہے اس معاملہ کو قمار کے حدود میں نہیں داخل کردیتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیمہ کا معاملہ اگر غور سے کام لیا جائے تو ایک طرح قمار (یعنی : جوا) ہے اور اگر بالفرض یہ معاملہ حقیقتاً قمار نہ ہو تو قمار کے مشابہ ضرور ہے اب قمار کی روح اور اس کے بڑا عنصر مخاطرہ الارتکاب مافیہ خطر بالنفس اَوالمال اور دوران بین الغنم والغرم) یعنی فائدہ اور خسارہ وتاوان دونوں کا یکساں احتمال ہے اور یہ چیز بیمہ میں صاف طور سے پائی جاتی ہے۔بیمہ دار معاملہ کرلینے کے بعد پہلی قسط ادا کرنے سے پہلے مرجائے یا اس کی بیمہ شدہ جائداد تلف ہو جائے تو اس کو یا اس کے قانونی ورثاء کو بیمہ کی پوری مقرر رقم مع شئے زائد کے ملتی ہے اس طرح اس کو سراسر فائدہ ہی رہتا ہے اور کمپنی کا پورا نقصان وخسارہ اور اگر بیمہ دار کئی قسطیں ادکرنے کے بعد کسی وجہ سے بقیہ اقساط کی ادائے گی بند کرے تو اس کی ادا کی ہوئی کل رقم سوختہ ہوجاتی ہے اس صورت میں بیمہ دار کا سراسر نقصان اور کمپنی کا پورا فائدہ ہوتا ہے دونوں صورتوں میں مخاطرہ اوردوران بین الغنم والغرم کا تحقق ظاہر ہے اوراکل مال بالباطل بھی موجود ہے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کمپنی کو معمولی تاوان برداشت کرنا ہوتا ہے اور کبھی وہ ایک بیمہ دار کے ذریعہ یعنی : اس کی جمع کردہ رقم سے ہزار روپے کمالیتی ہے اس طرح بیمہ دار اور بیمہ کمپنی کو جو کچھ لینا اور دینا ہوتا ہے ان کے درمیان کوئی تناسب نہیں ہوتا اور یہ سب کچھ قمار میں بھی ہوتا ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 ۔کتاب البیوع